ہوگئی ہے۔)

مولانا حبیب الرحمان خاں شروانی (م ۱۹۵۰ء) لکھتے ہیں :

" تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) جس طرح بہترین زمانہ کی تاریخ ہے۔ اسی طرح طرزِ بیان کے لحاظ سے مسلمان مؤرخین کی تصانیف کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ الفاظ بقدرِ معانی استعمال کیے گئے ہیں۔ عبارت آرائی و مدح طرازی کا نام نہیں۔ بیان صاف اور متعیّن ہے۔ جرح و تعدیل دونوں بے لاگ ہیں، اگرچہ بعض معرکۃ الآرا مقامات میں قوتِ فیصلہ کی کمی نمایاں ہے۔ محدثانہ روایات ہیں۔ ادیبانہ مبالغہ اور منطقیانہ تذبذب پاس نہیں"[۱۷]

تاریخِ بغداد میں ۷۸۴۱ مشاہیر و رجال کا تذکرہ ہے۔ یہ مصر سے ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۱ء میں ۱۴ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ صفحات کی مجموعی تعداد ۶۷۹۱ ہے[۱۸]

امام ابوعبداللہ حمیدی (م ۴۸۸ھ)

امام ابوعبداللہ محمد بن ابونصر فتوح حمیدی ۴۱۸ھ میں پیدا ہوئے[۱۹] امام حمیدی نے جن اساتذہ سے استفادہ کیا، ان کی تفصیل ابنِ خلکان (م ۶۸۱ھ) نے وفیات الاعیان میں درج کی ہے[۲۰] امام حمیدی نے تحصیلِ تعلیم کے لیے بلادِ اسلامیہ کا سفر کیا اور ہر جگہ اساطینِ فن سے اکتسابِ فیض کیا[۲۱]

امام حمیدی کے حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور اتقان پر علمائے فن کا اتفاق ہے۔ حدیث میں اُن کے علمی تبحر پر علمائے کرام نے اتفاق کیا ہے اور ان کی یہ خصوصیت بیان کی ہے کہ آپ بڑے دلکش انداز میں حدیثیں پڑھتے تھے[۲۲] حدیث کی طرح دوسرے علومِ اسلامیہ یعنی فقہ، رجال، تاریخ اور ادب و لغت وغیرہ میں بھی مہارتِ تامہ رکھتے تھے[۲۳]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں :

" در علمِ عربیت و ادب و حلِ تراکیبِ قرآن و دریافتِ لطافت و بلاغتِ

آن دستگاہی کلی نصیب دارد۲۴

(علم عربیت و ادب، قرآن کی ترکیبوں کے حل اور اس کی بلاغت و لطائف کی دریافت میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔)

امام حمیدی امام ابن حزم (م ۴۵۶ھ) کے اخص تلامذہ میں سے تھے۔ اس لیے ان کا رجحان بھی اپنے استاد کی طرح ظاہری مذہب کی طرف تھا۲۵

امام حمیدی نے، ۱۷ ذی الحجہ ۴۸۸ھ کو انتقال کیا۲۶

تصنیفات

کتاب الجمع بین الصحیحین یہ امام حمیدی کی سب سے اہم اور مشہور کتاب ہے۔ اس کو انہوں نے صحابہ کرام کے ناموں پر ان کے فضل و تقدم کے اعتبار سے مرتب کیا ہے اس لیے میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رض، اس کے بعد خلفائے راشدین اور پھر عشرہ مبشرہ کی حدیثیں ہیں اور اس کے بعد دیگر صحابہ کی مرویات ان کے مراتب کے اعتبار سے درج ہیں۔ امام حمیدی کی یہ کتاب بڑی مستند خیال کی جاتی ہے۔

علامہ ابن اثیر جزری (م ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

" و اعتمدتُ فی النّقل من الصّحیحین علیٰ ماجمع الحمیدی فی کتابہ فانّہ احسن فی ذکر طرقہ و استقصی فی ایراد رواتہ والیہ المنتہیٰ فی جمع ھٰذین الکتابین ۲۷ "

(میں نے صحیحین کی حدیثیں (اپنی کتاب جامع الاصول میں) نقل کرنے میں حمیدی کی کتاب پر اعتماد کیا ہے، کیونکہ انہوں نے روایات کے طرق بیان کرنے میں بڑی خوبی سے کام لیا ہے۔ اور رواۃ کا بھی نہایت استقصار سے ذکر کیا ہے۔ پس ان دونوں کتابوں کے بارے میں یہ کتاب اصل مرجع ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فی الجمع بین الصحیحین کی تلخیص کی ہے۔۲۸

تاریخ اُندلس : اس کا اصل نام "جذوة المقتبس فی تاریخ علماء الاندلس" ہے۔ اور اس کو امام حمیدی نے اپنی یاد داشت سے مرتّب کیا ہے[۲۹]

---

۱ ابن خلکان ، وفیات الاعیان ، ج ۱ ص ۴۹
یاقوت حموی، معجم البلدان ج ۴ ص ۵۲

۲ ابن سبکی، طبقات الشافعیہ ، ج ۳ ص ۱۲
ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ، ج ۳ ص ۳۳۱

۳ ابنِ جوزی، المنتظم، ج ۸ ص ۲۶۷
ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۲۶

۴ ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۳ ص ۱۲

۵ سمعانی، کتاب الانساب ، ورق ۲۰۴

۶ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج ۱ ص ۴۶
ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۲ ص ۱۰۲

۷ سمعانی، کتاب الانساب ، ورق ۲۰۴
ابنِ جوزی، المنتظم، ج ۸ ص ۲۶۷
ابن صلاح ، مقدمہ ابنِ صلاح، ص ۱۹۲
ابنِ خلکان ، وفیات الاعیان، ج ۱ ص ۴۶
ذہبی ، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۳۶
ابنِ سبکی ، طبقات الشافعیہ، ج ۳ ص ۱۲
ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۲ ص ۱۰۱
شاہ عبدالعزیز دہلوی ، بستان المحدثین ، ص ۳۷

۸ سمعانی، کتاب الانساب ، ورق ۲۰۴

۹ ابنِ عساکر، تبیین کذب المفتری، ص ۲۲۸

۱۰ـہ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۳۳۶
۱۱ـہ ابن عساکر، تبیین کذب المفتری، ص ۲۷۱
۱۲ـہ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج ۱ ص ۴۶
۱۳ـہ ابنِ عساکر، تبیین کذب المفتری، ص ۲۶۹، ۲۷۰
۱۴ـہ ابنِ جوزی، المنتظم، ج ۸ ص ۳۶۶
۱۵ـہ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۳۰۵
۱۶ـہ حاجی خلیفہ مصطفیٰ، کشف الظنون، ج ۱ ص ۲۲۱
۱۷ـہ حبیب الرحمان خاں شیروانی، معارف اعظم گڑھ، ج ۳۲، نمبر ۲، ص ۱۰۸
۱۸ـہ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۲ ص ۳۰۹
۱۹ـہ ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب، ج ۳ ص ۳۹۲
۲۰ـہ ابنِ خلکان، وفیات الاعیان، ج ۲ ص ۲۸۵ ۲۱ـہ سمعانی، کتاب الانساب، ورق ۵۴۸
۲۲ـہ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴ ص ۱۸-۱۹-۲۰،
۲۳ـہ یافعی، مرآۃ الجنان، ج ۳ ص ۲۱۹، ۲۴ـہ شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین، ص ۸۲
۲۵ـہ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴ ص ۱۸
۲۶ـہ شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین، ص ۸۲
۲۷ـہ ابنِ اثیر، جامع الاصول، مقدمہ
۲۸ـہ سید سلیمان ندوی، مقالاتِ سلیمان، ج ۲ ص ۳۵۷
۲۹ـہ حاجی خلیفہ مصطفیٰ، کشف الظنون، ج ۱ ص ۳۹۰

محترم قارئین

بعض وجوہ کی بنا پر چند ایک خریداری نمبر تبدیل کرنے پڑے ہیں۔ براہِ کرم اپنا نیا خریداری نمبر نوٹ فرمایئے گا جو لفافے پر درج ہے۔ زرِتعاون کے لیے یاددہانی کے باوجود جن حضرات کی طرف سے اطلاع موصول نہیں ہوئی، اُن کے نام پرچہ بدستور جاری رکھنے سے قاصر ہوں گے۔

شکریہ
ناظم سرکولیشن